ISSN 2347-3401

خصوصی شمارہ۔ سرسید نمبر

مسلم یونیورسٹی کا سہ ماہی علمی اور ادبی رسالہ

فکر و نظر

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

Scanned by CamScanner

ترتیب

اداریہ		5
سرسید کی عصری معنویت	پروفیسر قدوس جاوید	11
سید والا گہر قومی یکجہتی، تکثیریت و بین المذاہب تفہیم کے داعی	ڈاکٹر مظفر حسین سید	23
قومی یکجہتی اور بین المذاہب تفہیم میں سرسید کا رول	پروفیسر اختر الواسع	37
اصلاحِ ہنود: فکرِ سرسیدؒ کا ایک غیر معروف گوشہ	پروفیسر عبدالرحیم قدوائی	41
سرسید کا مطالعۂ استشراق	پروفیسر ابوسفیان اصلاحی	48
سرسید کا نظریۂ علم	پروفیسر عقیل احمد صدیقی	60
سرسید احمد اور جدید علم کلام	پروفیسر الطاف احمد اعظمی	78
شاہ عبدالعزیز دہلویؒ اور سرسیدؒ — چند مباحث کا مطالعہ	پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی	100
سرسید احمد خاںؒ اور جمال الدین افغانیؒ کے افکار (ایک تقابلی مطالعہ)	پروفیسر محمد سمیع اختر	112
سرسید اور کرنل گراہم کے روابط	پروفیسر شان محمد	141
لائف اینڈ ورک آف سرسید احمد خاں _ کرنل گراہم (ایک تعارفی مطالعہ)	پروفیسر ضیاء الرحمٰن صدیقی	147
سرسید گارساں دتاسی کی نظر میں	ڈاکٹر شمس الہدیٰ دریا آبادی	155
سرسید شناسی اور آل احمد سرور	ڈاکٹر امتیاز احمد	163
سرسید احمد خاں اور مولانا قاسم نانوتوی کے تعلقات — کچھ جھلکیاں	مولانا محمد یحییٰ قاسمی	169
مضامینِ سرسید کی ادبی و تہذیبی اہمیت	پروفیسر قاضی عبیدالرحمٰن ہاشمی	175
سرسید کا مجوزہ اردو لغت	پروفیسر ظفر احمد صدیقی	182
اسباب بغاوت ہند — ایک تجزیاتی مطالعہ	پروفیسر جمیل اختر محبی	199

Scanned by CamScanner

سرسیدؔ کی تاریخ نگاری	پروفیسر شہزاد انجم	209
سرسید اور اقبال	پروفیسر سید محمد ہاشم	217
اردو میں ادبی تھیوری کا محرک اوّل: سرسید احمد خاں	پروفیسر مولا بخش	224
سرسید، تہذیب ومعاشرت اور تہذیب الاخلاق (چند اشارے)	ڈاکٹر نفیس بانو	246
سرسید کی ایک نایاب تالیف 'کتاب فقرات'	ڈاکٹر شمس بدایونی	253
فکرِ سرسیدؔ کا نقطۂ تغیر (سرسیدؔ کا قیامِ مرادآباد)	ڈاکٹر عارف حسن خاں	260
سید احمد آہیؔ: شخص وشاعر	پروفیسر طارق سعید	267
	ڈاکٹر محمد قمر عالم	
سرسید اپنے خطوط کی روشنی میں	جناب ذوالفقار احمد	277
حیات جاوید — ایک تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر آفتاب عالم	289
سرسید کا سفرنامہ — مسافرانِ لندن (ایک تعارفی مطالعہ)	ڈاکٹر رفیع الدین	298
سرسید کی تصحیح کردہ آئین اکبری: ایک تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر حنا یاسمین	310
علی گڑھ تحریک اور تمل ناڈو کے تعلیمی ادارے	پروفیسر قاضی حبیب احمد	325
سرسید کے تعلیمی نظریات اور ہم	ڈاکٹر معیزہ قاضی	333
نقد سرسید: شیخ محمد اکرام کے حوالے سے	ڈاکٹر امان اللہ ایم بی	339
علی گڑھ تحریک اور مسدسِ حالی	ڈاکٹر علی عمران عثمانی	344
سرسید اور صحافتی اخلاقیات	جناب اسعد فیصل فاروقی	350
سرسید احمد خاں اور ان کے رفقا کے تعلیمی افکار	ڈاکٹر فیروز عالم	361
سرسید کی فکر کا منظوم نمونہ 'مسدس حالی'	ڈاکٹر ثنا کوثر	368
''سیرت فریدیہ''—ایک مطالعہ	ڈاکٹر محمد معروف سلیمانی	374
''آثار الصنادید'' اردو تحقیق کا ایک نمونہ	جناب عبدالرازق	381
حیات جاوید پر ریویو	وحیدالدین سلیم	389
حیاتِ جاوید پر ایک تنقیدی نظر	شیخ عبدالقادر	422
حیات جاوید، تبصرہ	مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی	434

***

[ضروری نہیں کہ ادارہ مقالہ نگار کی آرا سے متفق ہو]

Scanned by CamScanner

Sir Syed Ahmad Khan Aur Unke Rofaqa Ke Taleemi Afkar
by Dr. Firoz Alam
ISSN: ?347-3401
September 2018, Issue: 3, File no.55

ڈاکٹر فیروز عالم*

سر سید احمد خاں اور ان کے رفقا کے تعلیمی افکار

سر سید احمد خاں ہمارے ان اکابرین میں سے ہیں جنھوں نے اپنی پوری زندگی قوم کی اصلاح اور اس کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کردی۔ قوم کی اصلاح اور اس کی ہمہ جہت ترقی کے لیے سر سید نے علی گڑھ تحریک شروع کی اور ہندوستانی مسلمانوں کو توہم پرستی، اندھی تقلید، جہالت، کاہلی، مایوسی اور قنوطیت کے اندھے کنویں سے نکال کر جدید دور کے تقاضوں سے خود کو ہم آہنگ کرنے، نئے علوم اور جدید تعلیم حاصل کرنے اور مذہب کو عقلی دلائل سے سمجھنے کی ترغیب دی۔ ہندوستانی مسلمانوں کی نشاۃ الثانیہ خصوصاً ان کی تعلیمی ترقی کی تاریخ میں سر سید کی قیادت میں شروع ہونے والی علی گڑھ تحریک نے جو کردار ادا کیا وہ ناقابل فراموش ہے۔ سر سید کی اس اصلاحی و تعلیمی مہم میں اس دور کے روشن خیال علما، شعرا و ادبا کی ایک کثیر تعداد شامل تھی۔ ان میں مولانا الطاف حسین حالی، ڈپٹی نذیر احمد، علامہ شبلی نعمانی، مولانا محمد حسین آزاد، مولوی چراغ علی، نواب محسن الملک، وقار الملک اور دیگر افراد نے علی گڑھ تحریک کے مقاصد کے حصول کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

یہ وہ دور تھا جب مغلیہ سلطنت کا زوال ہو چکا تھا اور اس کے بعد ہندوستان کا زمامِ اقتدار انگریزوں کے ہاتھوں میں آگیا تھا۔ ملک پر ان کا تسلط قائم ہو جانے کے بعد ہندوستان میں مغربی نظریات و خیالات اور طرز معاشرت کو پھلنے پھولنے اور عام ہونے کا بھر پور موقع ملا۔ ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد انگریزوں کو ناقابل شکست تسلیم کیا جانے لگا۔ عوام مایوسی اور کس مپرسی کا شکار تھے۔ ہندوستانی معاشرہ مختلف خانوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ مسلمان خاص طور سے بے بسی اور مایوسی کی کیفیت میں مبتلا تھے۔ مغل حکومت کے خاتمے کے بعد مسلمانوں کی اکثریت بے روزگار ہوگئی تھی۔ معاشی بدحالی اور تعلیم کی کمی کی وجہ سے سماج میں توہم پرستی اور غلط رسوم و رواج کا دور دورہ تھا۔ اخلاقی پستی بھی معاشرے کے ایک بڑے طبقے کا ناگزیر حصہ بن چکی تھی۔ انگریز حکام مسلسل ہندوستانیوں کو نیچا دکھانے اور مشرقی تہذیب و تمدن کو کمتر ثابت کرنے کی کوششوں میں مصروف رہتے تھے۔ وہ اپنی تہذیب و ثقافت کو اعلیٰ و ارفع بنا کر پیش کرتے تھے۔ انگریز چونکہ حاکم تھے اور محکوم قوم عموماً برسر اقتدار طبقے کی تہذیب و ثقافت، رہن سہن، زبان اور طرز معاشرت کو اپنا کر اپنے احساس کمتری کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

* مرکز مطالعات اردو ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، گچی باؤلی، حیدر آباد (تلنگانہ)

Scanned by CamScanner